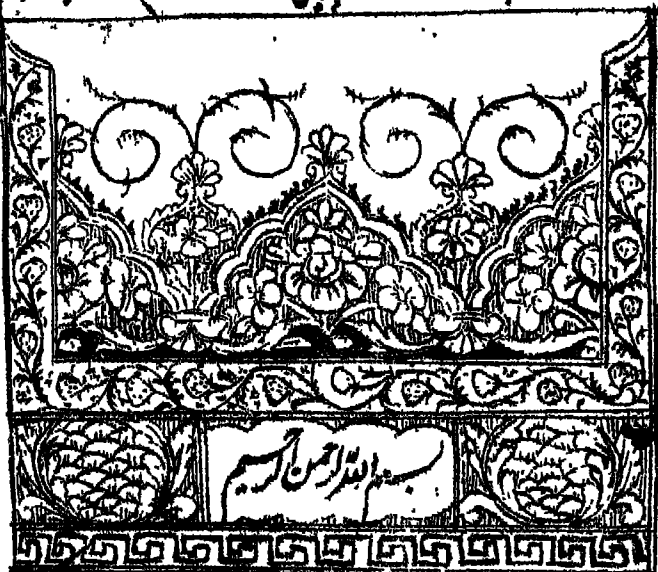


17

[illegible]

شہسارانِ معصیت کا کہنا ہے طاقت ہے کہ اداسی ستائیں اور دبا
مین زبان کھولیں اور حیران ہوں گناہ و غفلت شکار کو کب لیا جو صلہ
اور جرات ہے کہ جو خالقِ ارض و فلک میں سوسا کلامِ عجیب کہ بولیں قیام
کچھ اور ہے محلِ خرم و غور ہے کہ جب فی دصاحبِ لولاک را عرفنا کفرما
تو ہم بے زبانوں سے سوائے سکوت کیا بن آئے بہتر ہی ہے
کہ تاسق در علی قدر فہم و شعور شکر نغائے شاہد ستور میں تر زبانِ ازلین
اپنی حد سے نہ بڑھیں طبیعت سے نہ گڑھیں یہ کیا کم ہے کہ ہر دم

[illegible]

نام دیوان کی پہلی جگہ پر
 میر بادای سے بی پر کیا ذکر
 میں سنی اون سے ہیں
 جو نیک و فکر میں سے ہیں
 میر ساسا شریک و میں سنا
 چاہا خاک مار تاج لکھون دکا
 یہ تو دس دس مضمون د
 اسکو مکتبہ ہجری میں تمام
 ہ

یعنی بلقیس شہ زہرہ خادم شریل اہل عصمت مریم عصمت زریب انسا سے
 دوران فخر بیکات ہندوستان جناب قدسی ماب خط و تحریر شریل انسا
 صاحبہ لائزات شہور قبائل الی یوم القیامہ تخلص بہ شہرہ نے نیرنگ
 طباعی اور جوہر باطنی سے رنگ تازہ جمایا یعنی ایک یوان فصاحت عنوان
 زبان اردو کے لکھنؤ میں موزون فرمایا اور نظر فیض اور شریل شہور ان
 جہان استاد شعرا سے عالی طبعان محمود ویرنا و سپر جناب فخران ماب
 خواجہ محمد وزیر مرحوم وزیر تخلص میں گذرانا جناب متغور نے جو کلام ملک
 ملک اکلام کمال حسن نزاکت اور لطافت سے بقدر ضرورت تصرف کیا
 بیشتر غزلوں کو انتہائے خوبی سے بہ دستور رہنے دیا سکھایا و طبع نقاد
 کامل اعیار جانا حق یہ ہے کہ کمال خداداد ہے کسی پر خصوصیت نہیں
 ہر شخص کی یکساں طبیعت نہیں ہر یون کی بڑی بات ہر سبحان اسد
 کیا قدرت رب کائنات ہے بیشتر و یقین بعد انتقال خواجہ صاحب
 مرحوم باقی رہ گئیں تھیں اوکو ۱۲ ہجری میں موزون فرما کر خلعت
 ترتیب اور آراستگی پہنا کر نام تاریخی کی اسل حشر سے فرمایش ہوئی
 فوراً عروس مضمون کہ خبر مادہ سال ترتیب ہے ذہن میں گذرا

نہایت قدر دانی اور بندہ پروری
 پسند فرمایا خلعت قبول سے
 سر بلند فرمایا اور یہ قطع و تہ
 کہ فی الفور جناب خط و تحریر
 بریں لکھو کہ بیان موزون ہوا
 لکھنؤ میں کچھ عنوان
 فضل خاق سے کچھ
 نام دیوان کی پہلی جگہ پر
 میر بادای سے بی پر کیا ذکر
 میں سنی اون سے ہیں
 جو نیک و فکر میں سے ہیں
 میر ساسا شریک و میں سنا
 چاہا خاک مار تاج لکھون دکا
 یہ تو دس دس مضمون د
 اسکو مکتبہ ہجری میں تمام
 ہ

بیاض کہ کما کہ سبحان امی کیا مکھڑا ہوا بیان ہے بہت اچھی تقریر ہے
 عجب دلکش زبان ہے تو رک بول چال ہے جو مقصود ہے
 پری جمال ہے روز مرہ چست ہمارے درست بندہ شین بیاوین
 نفیس شوخی رنگینی کا نیا رنگ و مرکب کا اور ہی ڈھنگ
 نازک خیالیوں میں صنائع اور بدائع کا صرف ناز و نیاز ہے بھر ہوا
 حرف حرف شاعری کو ایسی طبیعت پر ناز ہے سنگدلی کا ہی کو
 اعجاز ہے جو غزل ہے مطلع سے مقطع تک چیدہ اور اتھا ہے
 جو بیت ہے ابرو سے قربان کی طرح لا جواب ہے ہر طرح میں
 لب جان بخشش کی تاثیر ہے قافیہ بولتا ہے سحر کی تقریر ہے
 جہاں شکل زمینوں میں طبع عالی کو آزمایا ہے ہر قسم کا مزہ
 دکھایا ہے حقیقت میں سحر بانی اسی کا نام ہے سبحان امد
 کیا صولت و دبیر کلام ہے کہ جس کے روبرو طویان بہت دکا
 ناملقہ بند ہو گیا تہرار سے ایک نالہ موزوں نہو سکا اب حق تھا
 اس شاد نظام کو حسن قبول ایسا عطا فرمائے کہ جو جمال و وسعت
 دیکھے زینح کی طرح فریضہ ہو جائے جس طرح ترتیب میں تائیدی

کمال شوق ہوا کہ کون کون کی چیزیں
 ہر ایک کیلئے کون کون سے طریقے
 یہ آئندہ ہی پھرین پانچ دن میں
 خدا سی تا دم آخر دعا کی بخشش کے
 یہ آرزو ہی تھی کہ ایسے سپر عرب
 ہی تجسی عشق محبت تری وہی سی
 کہی نہ عورت محبت میں ایسے گنگا سی
 یہ آدمی سا اثر ہی الفت ساقی کو شرکا
 جسے جانی سخن ہو پھرین ہر مرد و عالم
 ایسے پھر تہا ہی جار و شعاع مہر کوں
 متوہست ہی شہزادہ سار فرشتوں
 شرف حاصل ہو فوراً مہر عالم تاب بن جانا
 بجا ہی قدرت خالق کوں کہ ذات اقدس
 چہا نیا زیر دامن کرم لطف و عنایت

ہی حیران یہ کل تر باض حبت کا
 کمال شوق ہوا کہ کون کون کی چیزیں
 کہ ہیران ہی چمن آپ کی شریعت کا
 عیان ہو حضرت زین العابدین کی الفت میں
 کب ایسا پاس تھا اور ایسا کوہست کا
 کروں مدینہ میں اگر طراوت تربت کا
 ہی وسیلہ ہی روز جزا شفاعت کا
 کہہ ہی دل کی گئی پو نام حضرت کا
 دل شیدا بنا شیشہ شراعت شوق حید کا
 بلا شبہ ہی نفس ناطقہ تو ہے پیغمبر کا
 یہ کیا جاروش ہی سنا شاہ خیر کا
 کہ خبر مل میں ک پاسان آپ کی در کا
 پڑی پرتو جو درون پر تر خشارانو کا
 کہ ہی حلا سنا سکتا ہی تو لکھا مقد کا
 بہت بھر گاہی بھلو گری خوشتر حشر کا

کمال شوق ہوا کہ کون کون کی چیزیں
 ہر ایک کیلئے کون کون سے طریقے
 یہ آئندہ ہی پھرین پانچ دن میں
 خدا سی تا دم آخر دعا کی بخشش کے
 یہ آرزو ہی تھی کہ ایسے سپر عرب
 ہی تجسی عشق محبت تری وہی سی
 کہی نہ عورت محبت میں ایسے گنگا سی
 یہ آدمی سا اثر ہی الفت ساقی کو شرکا
 جسے جانی سخن ہو پھرین ہر مرد و عالم
 ایسے پھر تہا ہی جار و شعاع مہر کوں
 متوہست ہی شہزادہ سار فرشتوں
 شرف حاصل ہو فوراً مہر عالم تاب بن جانا
 بجا ہی قدرت خالق کوں کہ ذات اقدس
 چہا نیا زیر دامن کرم لطف و عنایت

کمال شوق ہوا کہ کون کون کی چیزیں
 ہر ایک کیلئے کون کون سے طریقے
 یہ آئندہ ہی پھرین پانچ دن میں
 خدا سی تا دم آخر دعا کی بخشش کے
 یہ آرزو ہی تھی کہ ایسے سپر عرب
 ہی تجسی عشق محبت تری وہی سی
 کہی نہ عورت محبت میں ایسے گنگا سی
 یہ آدمی سا اثر ہی الفت ساقی کو شرکا
 جسے جانی سخن ہو پھرین ہر مرد و عالم
 ایسے پھر تہا ہی جار و شعاع مہر کوں
 متوہست ہی شہزادہ سار فرشتوں
 شرف حاصل ہو فوراً مہر عالم تاب بن جانا
 بجا ہی قدرت خالق کوں کہ ذات اقدس
 چہا نیا زیر دامن کرم لطف و عنایت

کمال شوق ہوا کہ کون کون کی چیزیں
 ہر ایک کیلئے کون کون سے طریقے
 یہ آئندہ ہی پھرین پانچ دن میں
 خدا سی تا دم آخر دعا کی بخشش کے
 یہ آرزو ہی تھی کہ ایسے سپر عرب
 ہی تجسی عشق محبت تری وہی سی
 کہی نہ عورت محبت میں ایسے گنگا سی
 یہ آدمی سا اثر ہی الفت ساقی کو شرکا
 جسے جانی سخن ہو پھرین ہر مرد و عالم
 ایسے پھر تہا ہی جار و شعاع مہر کوں
 متوہست ہی شہزادہ سار فرشتوں
 شرف حاصل ہو فوراً مہر عالم تاب بن جانا
 بجا ہی قدرت خالق کوں کہ ذات اقدس
 چہا نیا زیر دامن کرم لطف و عنایت

کجا آه تیر غم ازین بزم شراب کا
 راحت طلبت بزمین بزم شراب کا
 ای دلکش باستان بقلل بزمین مال
 پر ای بسبب پرده نشین کا
 نهانی پر تو نام غی کا حدیثین کا
 استاد پر یگانه بزمین مال
 ده مارین یک لب دریا پر بسبب کا
 عجب کا

نیم بسا ہو چکا عاشق بلند تیر کوئی بن آئی غیر کی بگڑا وہ جان جان ہے ہماری خاک کو کد مین کر دیا پامال بعد آخندہ گل تا قفس لگے آنے پرتی چرخس گل تر ہزار بل کوئی کر شاخ گل سی ہی نہر کی پار کا پونچھا	عباد عرش پہ سیر سی ہزار کا پونچھا دلا پام عتاب سے نگار کا پونچھا سمنہ شوخ کیس شسوار کا پونچھا چمن مین ایک جوانہ ہزار کا پونچھا کر شاخ گل سی ہی نہر کی پار کا پونچھا
--	---

شال غنچہ تو کیون دل گرفتہ سے ای شرم خوشہ ہو خط تر سے اب گل عذار کا پونچھا
--

شیش نظر ہی صحت عارض خلب کا ہر ہر جو بیکہ لی تری تیغ عتاب کا آیا جو یاد خیر فرکان شب فراق کیا عاشقوں پر ظلم وہ کرتا ہی بھیا اندر کمان کی مری دہشت ناز کی اپنی سوال کی ہون لکیرین خوبیا بولی سی میر گھر وہ قراج آچھرا بچلے گرائی ناہ جانسوز نے مر سے	ہر دم مطالعہ سے خدا کی کتاب کا ستم کا منہ پری ہو یار اجاب کا دریا بجای اشک بہا غل ناب کا ظالم کو خوف کچھ نہیں روز حساب کا اوٹھتا نہیں ہی ماتہ سی آخر شراب کا یا قہر و صفت سی نہیں یار جوا کا افلاک فی دکھا یا مزا انکلا سب کا شکر گان تر سے طوطی دکھا یا سب کا
---	---

کجا آہ تیر غم ازین بزم شراب کا
 راحت طلبت بزمین بزم شراب کا
 ای دلکش باستان بقلل بزمین مال
 پر ای بسبب پرده نشین کا
 نهانی پر تو نام غی کا حدیثین کا
 استاد پر یگانه بزمین مال
 ده مارین یک لب دریا پر بسبب کا
 عجب کا
 کجا آہ تیر غم ازین بزم شراب کا
 راحت طلبت بزمین بزم شراب کا
 ای دلکش باستان بقلل بزمین مال
 پر ای بسبب پرده نشین کا
 نهانی پر تو نام غی کا حدیثین کا
 استاد پر یگانه بزمین مال
 ده مارین یک لب دریا پر بسبب کا
 عجب کا

کجا آہ تیر غم ازین بزم شراب کا
 راحت طلبت بزمین بزم شراب کا
 ای دلکش باستان بقلل بزمین مال
 پر ای بسبب پرده نشین کا
 نهانی پر تو نام غی کا حدیثین کا
 استاد پر یگانه بزمین مال
 ده مارین یک لب دریا پر بسبب کا
 عجب کا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

دیکھی کیا ہو کہ تو پر شکست رہی لگی
 سری پاتکے ہی اک نور کا بگڑا اے
 دیکھتی ہی صفت شرکان کو تیری و صفات
 یا مدین اوں فرزند کی جو میں نے لگا
 اوں کی قامت کو بلکہ کیون قیامت ہے
 ہر گھڑی شوق ملاقات ہی بڑھتا جاتا
 میرے تو ہی ہوئے خلق چمن میں قری
 اہفت عارض جانان جو اس کی ہی محوی
 پرتو خال رخ یار بنا نافہ مشک
 آئینہ بنتا ہی ہر نقش قدم وقت خرام
 یار اگر آئی وہی میرا آئینہ تجا میں
 تنے افشان چوچی چاندنی پشانی پر
 کیوں سی ملکی کماتی نہیں تم شرم دانت

تیغ ابرو میں محنت کی ہوئی جو ہر پید
 ننوا اور نوکا ترا ہم سر پید
 جای دل پہلو میں سیر ہوئی تشر پید
 چشمہ اشک میری ہو گویا ہر پید
 چال ہی جکی ہوا فتنہ محشر پید
 ایک پر زرا جو لکھون اوں سے ہوا فتنہ پید
 تیری سانی سے ہوئی سرو صوبہ پید
 شکر آئینہ ہوا آہ میں شمشیر پید
 سایہ زلف سی اوں کی ہوا غبر پید
 تجکو صانع فی عیار شک سکند پید
 شکر خورشید تو ہرگز نہون اختر پید
 ہو گئی چہرہ محتاب پر اختر پید
 کیا شب قدر میں چو نہیں اختر پید

کیوں نہون شرم قرار کی تصدق ای شرم
 نور حق سے چو بہن اختر و حیث پید

[illegible]

کیونکہ انہوں نے اس قدر کمالی تصدیق اسی شہرم
نور حق سے ہوئے ہیں احمد وحید رسید

دیکھو

[illegible]

گنجینه‌ای از کتب و اسناد قدیمی
خطوط استواری به سبک کلاسیک
دفترت را به یک دین می‌شناسد
در میان مردم شهرت یافته است
به سبک مدرن و با کیفیت بالا
در میان مردم شهرت یافته است

۱۳

کتابخانه کلاسک
خانه عیش کو بیارمین ندان همجا
کیا ای دیو کا یاد اوس جی پانی بجو
لیله لدار کو مین لعل پریشان همجا
عشق بین اوسکا حقیقت
دوست

پیدا
 ای پنهانی که در سینه پنهان است
 عجز از آنست که در سینه پنهان است
 ای پنهانی که در سینه پنهان است
 عجز از آنست که در سینه پنهان است

<p>دو دیه رخ که گریه می دم کایا لب پر پان رگ جان فی دیا خون که گریه می دم دم گریه می ترا نام را در زبان میری سینه می جو که تو دین جاک را تونی پنهانی جو زنجیر سمجگر و حش چو در کونج تیان عشق خدا را زحفا اسقدر خاک سی آلوده هوا و حش طعن حق یاد جو آقا تو بتون کو بچولا چمنستان مین نظر آبراک گل انگر آکی آنکون مین مریه جهان آو سنی</p>	<p>تجلاوی دین اب جهان که دشمن سمجرا استداد او سکا مر که می نه رگن سمجرا جب بندها آنسوون کاتا مین سمجرا زلف کو طائر جان خن نشین سمجرا فرط الفت سی مین او درک گردن سمجرا کچه نه سمجرا مین اگر یس مین سمجرا اپنی دهن کوسیا یان کاسین سمجرا دوست اندر کو سمجرا او شین سمجرا فرقت یارین گلشن کومین گلشن سمجرا میری مژگان کو در شیم کی مین سمجرا</p>
---	---

آنکه میسر سستی نه می او کی چاک پرا می شرم
 جب تو مین برق کو او شمع کا دامن سمجرا

<p>جو هر ترک لبی سی گری لبان پیدا بر تو لب سی هوا لعل بخشان پیدا پس کیو کلی لب جان بخش بر گری مکی سی</p>	<p>کیا اندر فی هر ایک کو عریان پیدا عکس دنان سی مری گوهر غطان پیدا هاسته ظلمات کی هر جبهه پیدان پیدا</p>
--	--

۱۵
 گفتم غدا کی تو را پیدا
 بخت کنی می در ملک خوشان پیدا
 یاسکی چو آیدان پنهان پیدا
 بوی دین ملک پیدان پیدا
 بعد از دین ملک پیدان پیدا
 باغ فردوس مین هو کو پنهان پیدا
 او یکم تا ملک پنهان پیدا
 ای پنهانی که در سینه پنهان است
 عجز از آنست که در سینه پنهان است
 ای پنهانی که در سینه پنهان است
 عجز از آنست که در سینه پنهان است

ای پنهانی که در سینه پنهان است
 عجز از آنست که در سینه پنهان است
 ای پنهانی که در سینه پنهان است
 عجز از آنست که در سینه پنهان است

[illegible][illegible]

چہرہ پر نور پر جب خط نمایاں ہو گیا
ای خضر و جان جان ناز و نواں پہنان ہو گیا
دست رنگیں کا اثر دیکھا تو حیران ہو گیا
تو جو پہلوی گیا ایسی مشقوں کا صبح
کینچے ہو تیغ ابرو بچان پر کس لیے
ای فلک دیکر نہ تو تار کی نظر و زمین جہاں
کیا شکستہ بین گلن غم شیدان وفا
اس حال کا تیری تیرہ شکر گیا ایسی شکر
دستہ چکی جو چکی پر تیرے مار کے
یا دین تیری درویشان کی گوہر بار
صد فی اس جوہر کی بیش مند و سکوڑا
دست و دست گنبدی میر لعل فصل بہار
وقت حیات پیاہلی بسبب بشارت نہیں

مرتب ہیں صورت تفسیر قرآن ہو گیا
زندگی شواہد ہی گم آجیوان ہو گیا
نیچے قاتل کا سیری شاخ مرجان ہو گیا
چاکلہ نندہ میر اگر سیان ہو گیا
پارسینی کی تھرا تیر شرکان ہو گیا
اگر سیوین میر خسار پنهان ہو گیا
کوچہ سفاک شل باغ رضوان ہو گیا
آئینہ اب و کشش ملک خندان ہو گیا
پار شدہ ہو گیا آئینہ حیران ہو گیا
دیکھ کر ابرو شرکان ابرو سیان ہو گیا
دیکھ کر کٹر اتمار اچاند پنهان ہو گیا
غیور کی کہلتی ہی یا پری گیان ہو گیا
آسمان بجو رو لا کر آپ گریان ہو گیا

[illegible]

در این عالم که همه را در آغوش خود گرفته است
 و در این عالم که همه را در آغوش خود گرفته است
 و در این عالم که همه را در آغوش خود گرفته است
 و در این عالم که همه را در آغوش خود گرفته است

چو کایا آنکس من یار کف نکون کایا
 ابرو گان نگار دیو پس آنکس چو
 گل روی غنچه لب لعل کی طرح شراسته
 دم خست چه دگر لب ز گیسو تو نه
 موصی مصحفی سینه خط و کینیر کج
 ای خضر دلبهرین زنده جادید پرون
 پیر و پادشاه فصل بهاری آفرین
 کیون نه رویا برین گام و لاد اطفا
 گیا باز اگر کوبه هفتد خوان میرا
 جان ای اول لب چای بخش کی طهارت
 گوهر گلی خود خجالت ز زمین پیش نشاء
 حسرت جامه در ره گلی ای دست بچون

آنکه دلی بی الطرد اندر مر جان آیا
 آنکه دلی بی الطرد اندر مر جان آیا
 آنکه دلی بی الطرد اندر مر جان آیا
 آنکه دلی بی الطرد اندر مر جان آیا
 آنکه دلی بی الطرد اندر مر جان آیا
 آنکه دلی بی الطرد اندر مر جان آیا
 آنکه دلی بی الطرد اندر مر جان آیا
 آنکه دلی بی الطرد اندر مر جان آیا

شهر جمیت دل کیا هو بهلا دنیا بین	یاده گشتن چو کس نبل می بر نشاءن آریا
ده شوخی می هر دم بجایا کیا نیر کشتا	میشهر می مای اوی بیجان کشتا

ای ترک جهان کی تر کنی بی طهارت
 در دم سبائی کی بی ای ایدانین کشت
 زدن سبائی کی بی ای ایدانین کشت
 هر ده گلی خوشی غنا شایانین کشت
 کیون ده خاک و کوبه بیضا بین کشت
 هر ده گلی خوشی غنا شایانین کشت
 کیون ده خاک و کوبه بیضا بین کشت
 هر ده گلی خوشی غنا شایانین کشت

در این عالم که همه را در آغوش خود گرفته است
 و در این عالم که همه را در آغوش خود گرفته است
 و در این عالم که همه را در آغوش خود گرفته است
 و در این عالم که همه را در آغوش خود گرفته است

[illegible]

جب ادا ہو گا تو ہر گز اکتاہٹ ہی بعد نہ
 ان روزوں پہ سب سے بڑی گرو کی محبت
 چلتے ہیں کہ اوسکی چمک جاتی ہی ہر
 بیوجہ دل آرام اوی ہم نہیں کہتے
 اس شہم سے اسی شہم نہایت سچو تب ہم
 معشوق نے جو شہم مر کہا نام ہمارا
 سرچ زن ابھی ہوا دیدہ گرمان کیا
 اپنی عاشق کو کیا نون میں ملے کیا
 بیخبران ہے چمن کو کچ جانان کیا
 جوش و شہت ہی یوں نہیں ہمارے ہی
 دوسے اور ہر شے روئین ہو دین ہو تین
 ہوا و شہا طفت آہری کراوی ہل گیا
 ہنشین نہ کیا ہی معشوق کو توئی ہے
 پانچ پر ہنگامان آئینہ کا ہوتا ہے
 دھوم اور شام کی سلطان تجھی کی خراج
 کیون ہاس ہم اسین تری کیا کام ہمارا
 کہو دے نہ وہ کافر کو دین اسلام ہمارا
 ہی گل سے ہی ناز کہ گل اندام ہمارا
 ہی وہ گل تر باعث آرام ہمارا
 مافک اشک کا پوچھا ہی پٹ فغان کیا
 گبر کتنی بین تھی ہی یہ سلمان کیا
 شہم ہم شکار و کسلائی گلستان کیا
 کپڑی پھاڑوں گا کوئی دھن گویا کیا
 ماسجا بنکی تو بیٹھا تانگہ کیا
 پوچھا صیاد سی ہوتا ہی گلستان کیا
 ساری جھوڑوں میں ہی کھر کھر فیضان کیا
 دیکھ کر حسن رخ یار ہی حیران کیا
 فی الحقیقت ہی مری جان سلطان کیا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کسی متنبی که از این چه بچه ها است
 دیوانه است که از این چه بچه ها است
 پیرایه ای که از این چه بچه ها است
 بیچاره ای که از این چه بچه ها است
 نانی بهی که از این چه بچه ها است
 ۲۰
 بیچاره ای که از این چه بچه ها است
 بیچاره ای که از این چه بچه ها است
 بیچاره ای که از این چه بچه ها است

	
--	---

کتابخانه عمومی

نہیں کہہ سکتا اس پر کفر و کفر کا

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
الذي هو كتابنا الذي ندين به

Handwritten notes in Urdu script at the bottom of the page.

بہارِ نبویؐ کی جامع شرح

زوہرہ اوس پتھرا کی بجلی کی نہایت
 انتہا کر کی بیس کیونگا ہر کفن اوس
 صبر ہی دیکھ کے شرمگاہی جسکے عارض
 شیر خرگان ہی جگر ہوئیں گی اکون رنج
 چودھویں رات آج ایک مارا رشک قمر
 سیر گلشن میں اگر ترنگا ہوں کچھ
 ایک دن یا ایک رات رنجی پامال
 دیکھی بجلی کی گسن ان سوس ہوں کنار
 نہ خیر میں گھا آپ رکھو گھا جسم
 صف خرگان کا دہن کے آونٹا نا اید
 چاہ کہ سوئے اظہار کرون عین اپنے
 اور کو کیا ہی غرض یہ تو بتا اسی ظلم
 یوہین ہر روز بڑا حسن جمنا شام
 بلعن تیری جہریشاں دہا کرتی تھی
 ہیکہ دیدار کی مالکی اگر اسی سیر ہوتا

گفتگو پہلی کارگاہ تھی اسی عاقل ہو گا
عشق بازی میں اور جسے عاقل نہ ہو گا
اوس گل شرک بہلا کون مقابل ہو گا
تجربہ زندگی جو دیکھے گا وہ سب ہو گا
میر طالع کا شمار امیر کامل ہو گا
طاہر نگار حسین طائر بسمل ہو گا
ضربت نقشب قدم زیر قدم دل ہو گا
کب گل میں تری یہ بات حاصل ہو گا
مستند نقل چہ دم مرا قاتل ہو گا
کسی کا کچھ نہیں جاسے گا تو بسمل ہو گا
ہی سمجھ دار تو خود دل میں قاتل ہو گا
بوسہ مانگی گا وہی بو تر امل ہو گا
چنی چہ آج تو گل حشر شامل ہو گا
کو کچھ نہت بین اسی جان مراد ہو گا
کاسے چشم مرزا کاسے سائل ہو گا

۳۱

این کتاب را در سال ۱۲۸۵ هجری قمری در شهر تهران
 در روز پنجشنبه ۱۲ شعبان ۱۲۸۵ هجری قمری
 در محله کهنه بازار در خانه شماره ۱۲
 در نزد خانم زینب بیگم
 در شهر تهران
 در روز پنجشنبه ۱۲ شعبان ۱۲۸۵ هجری قمری
 در محله کهنه بازار در خانه شماره ۱۲
 در نزد خانم زینب بیگم
 در شهر تهران

[illegible]

ہر نالی میں سے شوروں سے نہیں آتا
 ہر دلی طرح سے دنیا نظر نہیں آتا
 ہر دلی طرح سے دنیا نظر نہیں آتا
 ہر دلی طرح سے دنیا نظر نہیں آتا

[illegible][illegible]

رات
 سحری نوبت کی کوئی کڑی نوبت
 سحری نوبت کی کوئی کڑی نوبت
 سحری نوبت کی کوئی کڑی نوبت
 سحری نوبت کی کوئی کڑی نوبت

لافون کا تری مول جو یاد آتا ہی جھکو یہ سٹ پیر گری لوگ تو یوں بولی زلیخا کیا نالہ مرا صور کسہ فیل سے کم ہے سو فتنے اوٹھاؤ گا میں آفتہ دور غریبید قیامت ہی ترا جسدہ پور ستمہ شری دل پنا چپا لوں گا کفن میں چلنے سی تری فتنہ محشر ہو ابر پا باہر نہ قدم گہری رکڑی غیرت یوسف ہر ایک نہ کس طرح دل جان کہو تیرا کچھ روز قیامت کا ہمیشہ نہ نہیں ہے جب جلی ہی ہو تا ہی بیافتنہ محشر وا غطسی کیتی ہیں تری میننی داسے	لانی ہی سحر سپیدہ تار قیامت اس جنس پہ ٹوٹی ہیں خرید ار قیامت دیکھو تو بیا ہی پس دیوار قیامت یہ وصل کی شب ہی ترا نکار قیامت رفتار قیامت تری گفتار قیامت رکنا ہی نہت یہ گنہگار قیامت لائے مری سر پر تری رفتار قیامت اگلی و گرنہ سیر بازار قیامت گفتار غضب جسکی ہو رفتار قیامت دیکھی ہی تری چال ہی سو بار قیامت کیا قتلک طرح ہی تری تلوار قیامت ہر کو نہ ڈرا دیکھی ہی سو بار قیامت
--	--

۳۱

یہ سحر سپیدہ تار قیامت
 اس جنس پہ ٹوٹی ہیں خرید ار قیامت
 دیکھو تو بیا ہی پس دیوار قیامت
 یہ وصل کی شب ہی ترا نکار قیامت
 رفتار قیامت تری گفتار قیامت
 رکنا ہی نہت یہ گنہگار قیامت
 لائے مری سر پر تری رفتار قیامت
 اگلی و گرنہ سیر بازار قیامت
 گفتار غضب جسکی ہو رفتار قیامت
 دیکھی ہی تری چال ہی سو بار قیامت
 کیا قتلک طرح ہی تری تلوار قیامت
 ہر کو نہ ڈرا دیکھی ہی سو بار قیامت

مضمون قید یار غزل میں ہیں سحر ایا	ای شرم یہ سب ہیں تری اشعار قیامت
عجب سحر کی رہی جھکو پیرا سے رات	فراق یار میں جسکی پلک ساری رات

یہ سحر سپیدہ تار قیامت
 اس جنس پہ ٹوٹی ہیں خرید ار قیامت
 دیکھو تو بیا ہی پس دیوار قیامت
 یہ وصل کی شب ہی ترا نکار قیامت
 رفتار قیامت تری گفتار قیامت
 رکنا ہی نہت یہ گنہگار قیامت
 لائے مری سر پر تری رفتار قیامت
 اگلی و گرنہ سیر بازار قیامت
 گفتار غضب جسکی ہو رفتار قیامت
 دیکھی ہی تری چال ہی سو بار قیامت
 کیا قتلک طرح ہی تری تلوار قیامت
 ہر کو نہ ڈرا دیکھی ہی سو بار قیامت

روزنامه کیهان

کیا پانچویں

فہرست

<p>عزیز! ہمارا منتظر ہو گیا کیا ظالم دیکھ کر اس گل خانہ کو کیا وحشت</p>	<p>آج ہاتھوں میں ملی تونی خاکیا باعث اگلے سنے خاک اینا گریبان کیا کاشت</p>
--	---

شرم حیرت ہی یہی گالیوں کا اوس بتانے
محبو الغام نیا آج دیا کیا باعث

دفتہ اوٹھ گئی دنیا سی وفا کیا باعث
 میرا اور تیرا کہی نہ ملا کیا باعث
 آج کل مجھے نہ ناع ہی خفا کیا باعث
 اب شکر کرتی نہیں کہ دور کیا باعث
 یہ خطا ہی کوئی ہے کہ ہوا کیا باعث
 کچھ ہی تونی نہ کیا سوخ ملا کیا باعث
 بدخ میں آج مراد نہ لگا کیا باعث
 اس سبب نہ لگا اور ہوا کیا باعث
 اکدن آسوخ ترا دل نہ لگا کیا باعث
 اسی فلاں کہ نہ تو گرتے ٹپا کیا باعث
 اشک کہ لڑ جو گرتا اوٹھ گیا باعث

روٹھ کر مجھے وہ کافر نکال کیا پٹش
پوچھتا مجھے وہ کافر ہی بتا کیا پٹش
حق تو یہ ہے یہی تشویش نہ کرتی ہی
وصل میں بھی لہجہ کو ملتا نہیں چین
خود بخود آج چلی آتی ہیں آنسو ہی چشم
دھتہ دام میں زلفوں پہنسا کینون
پورچا گلچین سے میں نے کہ تہا دی مجھ کو
کسا اوس کی کہ وہ گلرو نہیں تیری ہمارا
اکنے مانے مری فرما دسی بی چین ہوا
زلزلہ میں مگر نالوں سے ہے سارا عالم
کیا دلا یا نے نے نظر وں گرا یا مجھ کو

ایستادگان این زمین و این دیار
میراثی از پدران و اجداد

[illegible][illegible][illegible]

کھانا کھا کر بیٹا کی دکان پر گیا
 بیٹا نے دکان پر گیا اور بیٹا کی دکان پر گیا
 بیٹا نے دکان پر گیا اور بیٹا کی دکان پر گیا
 بیٹا نے دکان پر گیا اور بیٹا کی دکان پر گیا

صورتِ غیر سیر و نظر آسے عجیبو کھانا کھا کر بیٹا کی دکان پر گیا کر کی زخمی بھی ہوتا ہی وہ قاتل میرا دیکھ کر اوسکو نہ کھڑے ہوئی شادی گ کہتے ہیں تیغ بکھ قتل کو یاد آتا ہے خون لہی نہ کیا مین کروں مہمانی	کیوں لا حول پر ہوں سنی خفا کا آج مین تو کیا دیکھی آئینہ ہی آج سیر زخون پہ مگر نہ نگہ ان ہی آج عید قربان کا ہی ان بنا بھی ہاں ہی آج یہ اگر سچ ہی تو شکل مگر آسان ہی آج غم سری نہی مین آتش رخ کا مہمانی آج
---	---

اوس کے زلفین نہایت نازک
 چہرہ میں اور کس کی
 اس خاک میں اور کس کی
 تونے کیا شہت مجھ پر بند پوچھ
 سات تفتیش کیسے کہہ کر
 سات تفتیش کیسے کہہ کر

روایت پہر تو گسوا سیرے اسی شرم ہرسان ہی آج جم فاری	وہ گل تر جو خفا ہی نہیں ہرگز بختے
--	-----------------------------------

نہایت گیسو وں کو کیا کیا پوچھ زلف نہ بچان مین ہے ہلاک پوچھ پنہن کیا جا کے تیری زلفوں میں تھنے شاید پڑے ہے گل کشتی زلف سنبھل کو اوس سے کیا نسبت اپنے زلفین وہ مجھے بنوا لین چشم افش ہر ایک حلقہ ہے	نہیں چلتا کہے کیا پوچھ نہیں کہلتا ہے ہکا اصلا پوچھ پڑ گیا دل پر ہلے کیا پوچھ روز کرتے ہو تم نہ لا پوچھ اوسکی باتوں میں ہی ہلاک پوچھ کیجیے آج کوئے ایسا پوچھ مار گیسو ہے سر اپا پوچھ
---	---

اوس کے سر بال ہی کی پوچھ
 اوس کے سر بال ہی کی پوچھ
 اوس کے سر بال ہی کی پوچھ
 اوس کے سر بال ہی کی پوچھ

اوس کے سر بال ہی کی پوچھ
 اوس کے سر بال ہی کی پوچھ
 اوس کے سر بال ہی کی پوچھ
 اوس کے سر بال ہی کی پوچھ

یاد
چون کہ آنکس کی یاد
کے دل میں گہری ہے
تو اس کی یاد میں
کون سا درد ہے
جس کی یاد میں
کون سا درد ہے
جس کی یاد میں
کون سا درد ہے

اپنا ہی نیکی کر نیو دل چاہتا نہیں چلتا ہے اس اسی تو اکھیلیوں کے چال بچا جو آسمان پہ چمکتی ہے ابرین چتون کو تیری دیکھ کی انی فتنہ زما کیا کیا سننے سننے میں انی نہیں کہا انصاف کہ چکا نہ ہمارا تو ای خدا شعرون کو شوق چوڑ دیا تو ای آب موزون بزرگ جہ جہ قد ہی ترا کلام ہوتا ہی دل مرا جو پریشان دوستو ہوئی نہ غنایب سہا کر فغان کی طرز کچھ میں جاکی بیٹھی کتا ہی ل ہی ای جان تو فی دن میں مانیگی کہ کیا خبر کیا کہ راہ رست پہ توستے رکا دیا سنا ز اور تو آ وہ دل لی گیا ہی آج سنا ہشتا میں زندگی مستعار کے	ای یار ہم جو کرتی ہیں تیری بدگو یاد ایسی تو چال ہوگی نہ کبک دری کو یاد رو رو کی ہم بھی کرتی ہیں پیر شہسہ یاد جادو گیا وہ بول جو تھا سامری کو یاد اوس ماہر کو کرتی ہیں ہم دل لگی کو یاد کیا حشر کو کر نیکی توستے داور کو یاد کرتا ہی اک زمانہ تری شاعری کو یاد کیونکہ کرین نہ ہم تری شاعر کی یاد کرتا ہوں زلف یاں میں ابتری کو یاد ہی آپکی دہن کی خوشی کے کو یاد کرتا ہوں اسے صنم جو تری کافر کو یاد رہتی ہی اس سب تری ہر کو یاد ای عشق تیری کرتی ہیں ہر سہری کو یاد اوس لڑائی کرتی ہیں ہم دلیری کو یاد کرتا ہی بعد مرگ کوئی کب کی یاد
---	---

یاد
چون کہ آنکس کی یاد
کے دل میں گہری ہے
تو اس کی یاد میں
کون سا درد ہے
جس کی یاد میں
کون سا درد ہے
جس کی یاد میں
کون سا درد ہے

یاد
چون کہ آنکس کی یاد
کے دل میں گہری ہے
تو اس کی یاد میں
کون سا درد ہے
جس کی یاد میں
کون سا درد ہے
جس کی یاد میں
کون سا درد ہے

یاد
چون کہ آنکس کی یاد
کے دل میں گہری ہے
تو اس کی یاد میں
کون سا درد ہے
جس کی یاد میں
کون سا درد ہے
جس کی یاد میں
کون سا درد ہے

زیر برادر تر سے چال ہی یا زراغ سیاہ | یا اعلام جسے کو کیا محراب میں بند
 شرم کیا حال کہیں گردش چرخِ دوں سے | رنج کیا کیا ہیں مکر اس دل بیتاب میں بند
 وہی تقصیر کرے تیرا گندگار پسند | جس سزا کو کرے ہر مار تو ای بار پسند
 زلفِ شبنم کا مینا یوانہ نہو بس اپنی لٹی | مجھ سے یہ جنت کو آتی ہی شبِ تار پسند
 ہو گیا لکبلی ہی ٹیکلی از خود رفتہ | آگنی اوس بٹ میکیش کی جو تار پسند
 تیج ابروئی نہتی کیے لاکون زخمے | خانہ جنگون کو نہیں یہ تری ہمار پسند
 مگر عشاق کی ہر روز خبر سننا ہے | میر قاتل کو اسد یا ہی ہم بار پسند
 حسن لکبلی کی ریجہا ہی بہت وہ تو | زیب ہی کہی اگر اسکو خرید بار پسند
 خطا میں تعریف خط سنبر لگی ہی میں | اسکو کیونکر نہ کر گیات عیار پسند
 جب وہ گل و بوہم آغوش تو ہی منھوس | سوتلی اور چنبیلی کی ہوں کیا بار پسند
 ہول گندیکا جو کتر مری خط کو لیکر | شاہ آئی او سے طو دل نگار پسند
 دل جگر کی جو قریب اپنی رکی لاک کباب | یا آئی نگر وہ بہت بیت بخوار پسند
 اک فضا میں نہیں یوانہ تقریر منہم | ساری عالم کو ہی اوشن رخ کی گفتار پسند
 عید کی چاند کی سوتل اور سب کہتی ہیں | اکے نامی کو وہ بہن ابرو خمدار پسند

مجلس

PA

فنا

[illegible]

شمع تری چہرہ پر نور کو دیتا
 ہو تا کہ اگر درخشاں رخ ماہ چین پر
 بین حال غم ہجر بیان کیا کروں کہ شوم
 صد مہر ہی بغیر و سکی مری جان خزین پر
 دل میں جگر چشم مست یار آتا ہی نظر
 یہ کہاں ہی بھٹکے اجمشید تیرے عالم میں
 سن کر گس کیا تری آنکھ کا عید بھرنا
 چھا کھٹا توئی کیا سو قوت تو اس کے سچ
 رخت تن کیا جا بھہتی کی پھندا آؤ چلی
 جہنم میں یوانہ تیرا بس نہ ہی دیوانہ
 کہتے ہیں چھتی نہ مجھ گریان کی جگر پر
 آؤ گئی کیا نیند میری طرح یا دوند تیرا
 جاؤں کیا گلگشت کو اچھی رونق دبار
 عاشقان سرکشت کی جان قاتل جانیگی
 اگر پانی میں لگاؤ تیری آبروش کے قوت
 باغ میں گل فتنہ گر کہ کیا شوق یہ

جامہ میں جھبید کی میخوار آتا ہی نظر
 آئینہ میں ل کی کس یار آتا ہی نظر
 دیکھتا ہوں جس کو میں بیا آتا ہی نظر
 چشم گریان روزانہ یوار آتا ہی نظر
 کج کل دست جنوں بیکار آتا ہی نظر
 جو ترابیش بہ شیار کا تہ ہے نظر
 حبیب تیرا آنسوؤں کا تار آتا ہی نظر
 تجوڑا نہ جھکو شب بیدار آتا ہی نظر
 بی تری ہر گل چمن میں خار آتا ہی نظر
 ابروی چرخم ترا تھوڑا آتا ہی نظر
 آئینہ میں شعلہ زخماں آتا ہے نظر
 تیرا سر کا طالب بے دیار آتا ہے نظر

<p>افسوس دل نہ دار کی سہنجین لب</p>	<p>ہاں افسوس ہوا ہزار افسوس دل نہ دار کی سہنجین لب</p>	<p>ای جون تیرا سہارا افسوس دل نہ دار کی سہنجین لب</p>
<p>کم ہوا سویتوں کا ہار افسوس کر رہا ہوں دم شمار افسوس لے گیا دل کا وہ قرار افسوس</p>	<p>ہمارا شکون کا اپنی ٹوٹ گیا نہیں آتا تو اسے سچ زمان بیقرار ہے ہی اب تیرا ٹھہر</p>	<p>کیسے چاہیے تیری گونگ دل نہ دار کی سہنجین لب</p>
<p>اور سکو سینے سے کیا لگاؤں شرم میرا سینہ ہے داغدار افسوس</p>		
<p>مجھ کو بھولا ہے وہ نگار افسوس غیر سویتوں گلے کا ہار افسوس نہ کھلی زلف مشکبار افسوس نہوے ہم ترے شمار افسوس دل کو آتا نہیں قہر افسوس ہم ہیں نظروں میں تو کی غار افسوس نہوایا رہا ہکتا افسوس نہیں چلتے یہ ذوالفقار افسوس ملی کا فر کو ذوالفقار افسوس نہوایا رہا ہکتا افسوس</p>	<p>تکروں کیوں میں بار بار افسوس ہم نہ کویتیں تری ہار افسوس نہ مٹے ہوا مشام کبھے ایک عالم خدا ہوا لیکن ایک دلبر کے پیر میں دم جبر غیر کے ساتھ بن جاتے ہیں دست حسرت میں نہ چلیکے قتل کرتے نہیں وہ ابرو سے کستی ہیں دیکھ کر ہوں تیرے مجھے ہدم نے ایک دن بوجھا</p>	<p>نہوایا رہا ہکتا افسوس نہیں چلتے یہ ذوالفقار افسوس ملی کا فر کو ذوالفقار افسوس نہوایا رہا ہکتا افسوس</p>
<p>چونچیں</p>	<p>چونچیں</p>	<p>چونچیں</p>

ابر میں مہر چھاپی شرم مار
 دل دی کی غرض کچھ او سکونین
 وہ سنگر خفا منو جائے
 جے اوٹھون میں اگر مہر چھپو
 دام ترویر بھی وہ رکھتے ہیں
 تیرا ونگے مڑے لگاتے ہے
 شب بیکند رہے کس طرح انی ل
 دل لالہ کے داغ دینے کو
 جھکودیکھا وہ ہو گیا لہل
 ناقیامت منو وے صبح فراق
 چال چلتا ہے اسل واسے وہ
 شہر بریا کیا ہے قامت نے

چاہتا ہی وہ یا نہیں اسی شرم
 دیکھنے سے بھی یہ حال فقط
 عاشق زار سے کرتی نہیں دلیلا

رونا
 شہر اسی شرم ہی محبوب کا بیکار عا
 دیکھنے سے بھی یہ حال فقط

عاشق زار سے کرتی نہیں دلیلا

میں نے

[illegible]

九

۵۲
 گمان هر یک که کوته باشد چنانکه بستر کا
 ده رخ رنگ تباری که در بر و شیر
 نه نازکی بی کیا جب تصور بوسه
 خزان گل من خزان مگر در لایا خون
 بهاری آه کاشاید دیوان بچیلای
 گلابی ثوبی کی رنگت عیان به لکون
 مری فانی کو سبب کی روی نادر و دل
 همیشه خصم سی منته او کمال بهنای
 تمهاری گریه و ده شل شمع جلا
 اوی بود کی می بینی بگو و دیگر رو
 کیسکه خون سی رنگین بین در و دیوار
 گلوری یارنی مستورین جو قبل به صفا
 فریب بکر و دغا و حسد هر یک بین
 زبان کالی هوئی خوب کو سیه محکو
 رنگ شمع جلا کتی بی خزان بین
 هوای صفت سی بی تیری ناتوان کازنگ
 سیاه آید نظر محکما و روان کازنگ
 مثال غنچه سوسن هوادمان کازنگ
 هوای رخ جو بیل کی آشیان کازنگ
 منین کبود می بیو چه آسمان کازنگ
 نظر گمان بهین آتاهی یه کمان کازنگ
 بند بایه محض جانان بین جهان کازنگ
 بی اندرون بین بهار به مهران کازنگ
 هوای آبی محض بین شمعان کازنگ
 بهاری رنگ سی تبری زعفران کازنگ
 شفق سی رخ منین بی تر مکا کازنگ
 عذرا سی نظر آتاهی برگ پاک کازنگ
 حجب حکا دکما کی دیا جان کازنگ
 هوای سی کبود آبی زبان کازنگ
 یه سوز غم سی هوا سیه استخوان کازنگ
 گمان هر یک که کوته باشد چنانکه بستر کا
 ده رخ رنگ تباری که در بر و شیر
 نه نازکی بی کیا جب تصور بوسه
 خزان گل من خزان مگر در لایا خون
 بهاری آه کاشاید دیوان بچیلای
 گلابی ثوبی کی رنگت عیان به لکون
 مری فانی کو سبب کی روی نادر و دل
 همیشه خصم سی منته او کمال بهنای
 تمهاری گریه و ده شل شمع جلا
 اوی بود کی می بینی بگو و دیگر رو
 کیسکه خون سی رنگین بین در و دیوار
 گلوری یارنی مستورین جو قبل به صفا
 فریب بکر و دغا و حسد هر یک بین
 زبان کالی هوئی خوب کو سیه محکو
 رنگ شمع جلا کتی بی خزان بین
 هوای صفت سی بی تیری ناتوان کازنگ
 سیاه آید نظر محکما و روان کازنگ
 مثال غنچه سوسن هوادمان کازنگ
 هوای رخ جو بیل کی آشیان کازنگ
 منین کبود می بیو چه آسمان کازنگ
 نظر گمان بهین آتاهی یه کمان کازنگ
 بند بایه محض جانان بین جهان کازنگ
 بی اندرون بین بهار به مهران کازنگ
 هوای آبی محض بین شمعان کازنگ
 بهاری رنگ سی تبری زعفران کازنگ
 شفق سی رخ منین بی تر مکا کازنگ
 عذرا سی نظر آتاهی برگ پاک کازنگ
 حجب حکا دکما کی دیا جان کازنگ
 هوای سی کبود آبی زبان کازنگ
 یه سوز غم سی هوا سیه استخوان کازنگ

میری سخی می از گران کانی و نیکو کار
 این چشم و پیرایه کین است
 تازیدانه توای زلف که هرگز نکند
 پاس بین تو که تو هرگز نکند
 این صورت کی سلا این تو هرگز نکند
 عاشقون کی کین است تو هرگز نکند
 دل غمگین است تو هرگز نکند
 روز و شب از دریا و دریا نکند
 کوئی مدب و نیکو کار نکند

کہی ہیں ناز و سنجہ خون کروں کیونچہ چار
 بزم میں اوی کرین غیر رسائی پیدا
 خط و لکچامرا آپ تواو سکو کہو کہ
 وہ نہ آگاہ ہوا میرے تھپنے سے اگر
 ایسی بیاری بھی کہیں پہنچے ہیں چلا
 چاہتا ہی جس کی پس نہیں وہ سنا
 آجکی شب تو نہ دم دیکھی چلی جاؤ تم
 لعل تلے بیکر اچھی گمانہ می نوشے کا
 کیوں پلا تاہی دوا فرقتیہا بان طیب
 دیکھ لیتا ہوں تصویر میں ہر دم او کو
 غیر سچے ہیں تری اگی ہیں جھوٹی ہیں
 سگے لدا رجو کہتا تو سداوت ہوتے
 کوئی کا نشانہ چہا کوئی نہ چہا لا ٹوٹا
 بنگان ہی نہیں کچلا و سکو محبت کا تین
 بار کی دل کا غبار آہ نہ دہویا اسنے

[illegible]

دل سنا صبر سے کا اور الم کا حال
 دل سنا صبر سے کا اور الم کا حال
 دل سنا صبر سے کا اور الم کا حال
 دل سنا صبر سے کا اور الم کا حال

کسی لڑکی کی یی توفیق شہر نکال	کیا غرض چاند سی اچھے کرینوش پوچھ
دہن زخم سے اب ناکہ شہر نکال	زور سے شہر نکال کے جو لافٹ ہو گا لائی ہی
یار ہی ناکہ کری تیری طرح سی ای شہر	دل سے آہ ایسی تو اک صبا تیر نکال

نہیں پوچھو اوس صنم کا حال	مجھ پر طار ہے دمدم کا حال
رہشک آنے لگا عطار کو	سکھ اوس شخ خوش رقم کا حال
میں تو عاشق ہوں کیا بیان کروں	جو رکا اوس کے اور ستم کا حال
دم او بھتا ہے عشق کیسے سے	کیا کمون اور سکے پیچ و خم کا حال
اتو دیتا ہے ہر کیان ہر دم	آگے ایسا نتھا صنم کا حال
قول دیکر مجھے ہوا بے قول	دیکھو کافیکے تم ستم کا حال
دیکھئے زاہد تو کلمہ پڑھنے لگے	بجدا ہی یہ اوس صنم کا حال
کوئی سنا نہیں کون کس سے	بچ کا اپنے اور غم کا حال
بے چہرے قتل ہو گئے ہم تو	ہے یہ اون اہر دو کی تم کا حال
کبھی نکل جو دیکھے یاد آیا	یار کے ترسے شکم کا حال
سادہ کاغذ کو کر دے افشانی	ہی اب ملک زر ستم کا حال

ہم نہ وقت ہذا کی وہ
 ہم نہ وقت ہذا کی وہ
 ہم نہ وقت ہذا کی وہ
 ہم نہ وقت ہذا کی وہ

۵
 جاتا ہی وہ دمدم کا حال
 جاتا ہی وہ دمدم کا حال
 جاتا ہی وہ دمدم کا حال
 جاتا ہی وہ دمدم کا حال

دل سنا صبر سے کا اور الم کا حال
 دل سنا صبر سے کا اور الم کا حال
 دل سنا صبر سے کا اور الم کا حال
 دل سنا صبر سے کا اور الم کا حال

[illegible]

از روی جانان
 سینه‌ای که در گنجینه‌ی دل
 سالکین و عشاق
 کسرت گوشت و استخوان
 قتل و کشتن و زدن
 زهر و پیکر و خون
 دل و جان و جسم
 عاشق زار و دل‌سوز
 کجا مقابله با این کلمات

عاشق راز تر از تر است
مجاهد رواجی مقابل بنین

پیرایه عشق و محبت و کمال می آید
چون که در وقت کمال می آید
ایکین که این است که در وقت کمال می آید
بنین که این است که در وقت کمال می آید
ایکین که این است که در وقت کمال می آید
بنین که این است که در وقت کمال می آید
ایکین که این است که در وقت کمال می آید
بنین که این است که در وقت کمال می آید

[illegible]

غنیمت ختم چار کلمات است
 نشاء امان کا طلبکاری بس غنیمت
 ای غلام شایسته کلمات غنیمت
 و غنیمت چار کلمات است
 با درستی بی غنیمت
 ای غلام

ای فلک سبیش اوس کی شامی اگر لڑ
ساقیا تومی گلگون کج پیالہ بہر دے
عشق نہاں میں اوجھتا ہین لالہ و سہلہ

اگر کسی آئینہ دل میں کدورت ای شرم
صاف ہوں گی نہ کہی اوس شب مغرب و شرم

زند بشر کو خدا بھی نیکو آرام سی کام
وعدہ آنیکا کہیں جائے ہو تو آنیکو جلد
خوابش عطری اور کچھ نہ تناسل
خدا مراد کی بیٹیا یا نہ پڑما تجھ کو کیا
کام فرماتا ہی وہ مجھ کو کہ رستم سے نہو
جب سی زنا رحمت کو تری پہنای
نامہ دیکر جو کہا حال مرا قاصد نے
جان جائیگی اگر الفت ابروی سے
کیون عاشق حور کو نایاب نہی وہ
دیکھ لینی سی پر رو کے ہی مطلب تھو

شیشہ می سی سرد کاری و جام سی کام
آج ہی کھو صدم سے شام سی کام
جسے کوئی ہنسیم آتش گل لہائی
نامہ بری نقطہ اپنی تنجی انعام سی کام
ہو سکے یا کہ نہو اپنی اذلی انعام سی کام
نہ عرض میں سی کہتا ہوں اسلام سی کام
بولی کیا اوسکی بھی نار و پیغام سی کام
آٹھ پیکار مجھ کا کتنے صدمہ صاف کام
ہمشیر کی کنوینیں اوٹ خود کا
گر سی بکری نہ عرض ورنہ کیا نام سی کام

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

نہیں چھوڑے گا۔

[illegible]

عشق کی تپن جو بہکنا کر دلاستے ہیں
ایسی

٢٤

[illegible]

عطرین مشکین خنبرین تیار و محبو
خاک انگویندین سبزه تجو و زرد گاهرگز
صورت آئینه لیس کرد یا حیران محبو
سچ بتا و کما محبت میں زیادہ ہم سے
میں دزدیدہ گاہرگز چور دیکھا تو کہا
قتل اس ناز و آوا میں نہوتا کیونکر

یار مجھے تو کھو کیلئے سو اس کیا
شعرم کی بات ہے کیوں تہی نہ کیا یگان

مگر گر کیا رقیب شادی کی جا نہیں
کس طرح میں کون کہ مرا جی نہیں
تشخیص کیا طبیب کب عیاض کی آہ
ریخ و ملال و شو کو ای دل نہ دیکھے
کیا جانی دلبری کی وہ انداز ہمدرد
بکائی بہار ہول کھلے باغ میں مگر
قاصد سی راز دل نہ کیگا حجاب سے

۵۹
 عشق پری گل کی هرت کی بو بین
 تونی کو سا جو تین دین و دین شکر
 تجسا ابدان میں کی بی بی شکر
 پہلوی اوروں گیا جو دہ
 عشق میں مار و دوں سپرد دل کا بین
 کیو کیو کون کونہ کل کیو تو فامین
 مت ہوئی کیو ایک بی بی زار انگبین
 تجسا کی کی بی بی زار انگبین
 ان بی بی کی بی بی زار انگبین
 ان بی بی کی بی بی زار انگبین

کلیاتی و عمومی
کیفیتی و کمّی
کمیّت و کیفیت
کمّی و کیفی

اقرار کر کے آئے کا آیانہ اب ملک
 دو چار بوسی مانگی تھی کہ تنگی منہ پر
 اتنا ہی شکر اب بھی جو قصاصی خط آیا
 شیریں ادا سمجھ کے نہ وارفتہ ہو ملا
 اسدنی دیا اویسی ایسا جمال حسن
 ایسی حیا و شرم عطا حق نی او سکوی
 خود مین و خود پرست کے وہ شوخ خود پسند
 کیون توئی جیسا ہن گل چاک کر دیا
 اچھا ہوا تیر نہ کچھ عشق میں رہے
 ہوتی ہیں مست سونگہ کی نرم پورفت
 دیوانہ کر دیا مجھے اسے غیرت پر
 یاران رنگ گان کا تپا کس سے ہو جیسے
 شمس بہار وہ مبارک ناک کی جس سے دوستی
 عارفان نوح سمجھیں سب کو دیکھنا
 ایسا شرم کو فراق میں ہو ٹھونچ جان

یہ عہد تجھسا کوئی بھی آئید فانی نہیں
 اوس خود غرض نی ایک ہی بوسا و نہیں
 نامی کو میری یار نے برزی کیا نہیں
 بسجھی چہرے میں بھامین انکی مزا نہیں
 وارفتہ اوسکا کونسا شاہ و گد نہیں
 گھالی کا لفظ منہ سے کینی سنا نہیں
 ہرگز کیسا بات وہ بت مانتا نہیں
 میری دل جنون جو تجھے اسی صبا نہیں
 اب تو کوئی نظر میں ہمارے برائے نہیں
 کم موج می سے موبہ باد صبا نہیں
 کیونکر کون میں لٹ کو کالی ہلا نہیں
 ایسے گئی زمین پہ کہیں نقش نہیں
 سج ہی شکل کیسا کوئی آشنا نہیں
 آنسو ابھی تو آنکھ سے اپنی گرا نہیں
 اب تک تو راز عشق کسی سرگرا نہیں

کلمہ پند
 غنیمت بپایان خلق و جانانی
 جان کربانی بپایان خلق و جانانی
 کلمہ پند
 غنیمت بپایان خلق و جانانی
 جان کربانی بپایان خلق و جانانی

دیکھ کر فیض مری ہنسے کہ کتنی طبع چہنہ دیکھا ہی ہزاروں سچی گاروں گماہ خوش کرتی ہوا درگاہ رولادی تو ہوا اگر کچھ نہیں لجا تا ہی باتوں کا نرا نیزم قافل میں انہی بڑگی پائی شبا ہوزیارت شب کو نہیں مکی روضہ کی خنجر غم کی بہن لاکھوں لائق پیر جم دونوں عالم کا حسین بن علی ملک کی کیا کہیں حال اسیران محبت بختیہ	عشق ہی آگ کو سپر کا آزار نہیں کوئی ثانی ترای شوخ ستم کار نہیں وہ عنایت وہ مروت وہ ترا بیان سچ یہ ہی لطفت خالی ترا اکار نہیں شمع کی طرح مجھ سے سرو کار نہیں اور کچھ دامن تنہا مری زہار نہیں جبر حشیش باہن ملی کوئی خبر دار نہیں ایسا سلطان نہیں ایسا کئی سردار نہیں وہ دم افست میر کی سی تو گرفتار نہیں
---	--

کما مل تری برایک اور نہیں سی ای شرم
 جز غلی اور کوئے تیرا در گار غصین

زندہ جا سکتے ہیں ہم اور نہ بلا کتنی ہیں گمان میں رہتی ہیں تات قیب بددا یک گوی ہیں گول غلبین میں ہزاروں ظالم جات پاتہ اوٹالی ہوی ہم مجھے میں	اون کا جی چاہی تو سو بار وہ آسکتی ہیں آج کل پاس ہم آوی نہیں سجاتی ہیں برتری ڈری زبان تک نہیں آتی ہیں پاس اختیار اوٹالی ہی شہا سکتی ہیں
--	---

کلمہ پند
 غنیمت بپایان خلق و جانانی
 جان کربانی بپایان خلق و جانانی
 کلمہ پند
 غنیمت بپایان خلق و جانانی
 جان کربانی بپایان خلق و جانانی
 کلمہ پند
 غنیمت بپایان خلق و جانانی
 جان کربانی بپایان خلق و جانانی

کلمہ پند
 غنیمت بپایان خلق و جانانی
 جان کربانی بپایان خلق و جانانی
 کلمہ پند
 غنیمت بپایان خلق و جانانی
 جان کربانی بپایان خلق و جانانی

خوشه کرد و یاد دل شیر جگر او سستی
 خوب ششای می دود و یا جگر کار می بین

سوخته کرد یا دل نیز بجاکر اوستی	خوب مشاقی ہی وہ یاد جفا کاری میں
حال دل پنا تو ظہار کنز نایب ترسم	اک زمانہ ہی شنگر کی طرف راہی میں

زندگی اینجا بسوئی ہی بخواری مین
نام مشهور کیا اپنا ستمکاری مین
خواب مین بوسه لیا تہا زخا چو ایتنا
چو کوئی جان ہوا تیر ہوا خواہدین کی
وہ دہری در کی فقیری مین ہی ای شہ
دل ہی بیا دئی طر کی کرتا ہی و شومخ
بوسہ کب تکوں مین جو کیفیت ہے
پنس گیا سلسلہ زلف مین جو دیوتا
شہر راہ شر بار بار اسے جان ہے
عشر کی مری ستارنی سوانہ کیا

حبسکو ہی عشق حسین ابن علی سیاحی شرم
رستی ہین شیر خدا اسکے مددگاری ہین

مثل زلف زلف چو غزالان بین
 کوی بیست نور زلفی کماهی بیست تازی
 شاداب با هم گامی نعلان بین
 دل کسب دلیلی بیستون چلکری بیست
 کیا کوئی و حتی هزار بسیار بین
 و بلکه در دناها که این دنیای بین
 یک تماشای یکدیگر که چو گریبان بین
 یکایک یک یک یکایک ای بیستون

۶۲

چو زلف زلف چو غزالان بین
 کوی بیست نور زلفی کماهی بیست تازی
 شاداب با هم گامی نعلان بین
 دل کسب دلیلی بیستون چلکری بیست
 کیا کوئی و حتی هزار بسیار بین
 و بلکه در دناها که این دنیای بین
 یک تماشای یکدیگر که چو گریبان بین
 یکایک یک یک یکایک ای بیستون

[illegible]

[illegible]

جسکے سبب چوڑ دیا اک جہان کو
 گو جان عاشقی میں گئی نام تو ہوا
 گل گھل کے تیری عشق میں لاف تو آہوا
 اسی سوز عشق تو فی جلا یا ہی اس قدر
 پریشاں کہ ہے آج جب کہ او سی زیب
 کو چال دل کون تھو کہتا ہی جان نہ
 دیکھا سو فلک تو گنگا کنی یہ وہ شوخ
 جی جیا کیا رسب میرا حسین جہ ہوسو
 کل کو غدا رنے تری شرمندہ کر دیا

یارب جدا نہ کھجیو اوں میری جان کو
 لازم یہی ہی سود کون اس نیاں نہ
 تو دیکھ میری پوست کو اور تنہا
 اٹھ کر نیا دیا ہی سر ہر استخوان کو
 نجات پانی پانی گیا آسمان کو
 ستے کامین نہیں شکر اس شان کو
 کیوں بار بار دیکھتے ہو آسمان کو
 نامہ نہیں میں لکھتے کا نامہ بالہ
 تھا نسخ وہ سفید کیا ارغواں

از دست وصل نه چال گنجی چو افسوس
 تبیین همچون کرکشی و انباشتن
 جگر و نجب بین طلیح لبه لبان
 دم نظاره او شکی باغ نین پرودنا

قدر دان بود حسین الهمی نیای شرم
 ناز بردار بھی ہو اپنا خریدار بھی ہو

جسکے سبب چور دیا اک جہان کو
 گو جان عاشقی میں گئی نام تو ہوا
 گھل گھل کے تیری عشق میں لاف سو ہوا
 اسی سوز عشق تو فی جلا یا ہی اس قدر
 پرشاک تے آج جہاں کوئی زیب
 کہ چال دل کوں تھو کہتا ہی چل نہ
 دیکھا سو فلک تو لگا گئی یہ وہ شوخ
 جی جگیا رہے ہر اس میں جو ہو سو
 گل کو غدار نے تری شرمندہ کر دیا

یارب جدا نہ کیجو اور میری جان کو
 لازم ہی ہی سو دو کون اس نیاں کو
 تو دیکھ میری پوست کو اور استخوان کو
 آخر کیا دیا ہی اس کو استخوان کو
 نجلیت پانی پانی غیب آسمان کو
 تھے کامین زمین شکر اس شان کو
 کیون بار بار دیکھتے ہوا آسمان کو
 نامہ زمین میں لکھتے کا نامہ بان کو
 تھا نسخہ وہ سفید کیا از رخ ان کو

[illegible][illegible]

[illegible]

اوس پریر کی یہی سب کٹائی ہو
 نہایت پس آنا مناسب ہے یہ جانی ہو
 اوس گل تر کا سنا حال زبانی ہو
 اسی سو جاؤ وہ آتی ہے کہانی ہو
 دوست کہتا ہی مراد سن جانی ہو

مومنان کے لئے ہے
 جو اللہ کے راستے میں
 جان و مال قربان کر دے
 ان کے لئے ہے جہنم کا
 دروازہ کھلا رکھا گیا ہے
 ان کے لئے ہے اللہ کا
 اجر بڑا رکھا گیا ہے

اچھا چلائی گویا بھیج نہانی محکو
اور پھر یوں کہ محبت ہوئی نگہانی محکو
ماتہ میٹ شمع کی ہی ہر تندگانی محکو
اپنی تصویر زاد میچھے جانی محکو
جھوٹی بہائی نہیں چاہت تیرا جانی محکو
نہانی صورت پیغام زبا نہ محکو
دیشی شال فی نہیں مرثیہ خوانی محکو
کیا عجب ہی کہیں لوگ نغانی محکو

۶۷
 بخش کن که آه جلا بیا بخور
 که نین پاس تھی از به کان
 دور نین کسی تو را کیا بخور
 به تهای به خواش بی طلبی
 وصل اس بت کامیسم به نیا بخور
 برو کی طحی ستاب و کما ای طالم
 ابر کی طحی ستاب و کما ای طالم
 به نود و کما ای طالم

د

ای سب جبر سنا اپون دلدار کی ہر
 ہاری رہیگا خون و ہر نام کی کر
 دل ہی بات نہ بھن پیر وہ غیرت سچ
 اکتھون کو کول اتو دلایو سچال تو
 ای شرم جسکے روح کرین سنگے سامعین
 اب اس زمین میں جو کچھ ایسے نکال تو
 دیگی گاجرے ماہ کا اختر خصال تو
 رخصت کی طرح غیر لہو تو کہے لکین
 ای تیغ تیری چلنی ہی کو دیکھو پوچھنا
 جی اور کو تیا ہے گاتیری سوا کہی
 ہی سیر رنگ نہ کو اوس ہی ثابت
 ای نہر شل ماہ تر اسنہ سنبہ ہر
 زرد ہیان قتل کرنیکا ظالم نہیں چھی
 جینا نہیں سد اچھی ای نہر چھ لیں
 اوس نہ دی گلی سہی لگالی بھی کہیں
 روح ہو چکا ہی دلا تیغ باز سے
 کہتا ہوں حال کار و لاہو حال تو
 بست تک اپنی ہاندہ سیکانہ کا اوکان
 اکھون کو کول اتو دلایو سچال تو
 بن جا گیا ابھی عسرت ہفصال تو
 منہ ہی ملا کی منہ چہین کا اوکان تو
 تیاں کی سری سیکہ گئی چال تو
 سکہ دور دل ہی پس خیال محال تو
 ای سب رنگ اور نہ ہر زوال تو
 دیکھو ہاری گل کی اگر سرخ گال تو
 پوشاک پنی کسے پھر تباہی لال تو
 ہر کیا گلیا لیکہ یہ مال وصال تو
 پور اگر ایک تو مر اجانی سوال تو
 شانی پکیوں چراغ کی کتابھی مال تو
 کہتا ہوں حال کار و لاہو حال تو
 بست تک اپنی ہاندہ سیکانہ کا اوکان
 اکھون کو کول اتو دلایو سچال تو
 بن جا گیا ابھی عسرت ہفصال تو
 منہ ہی ملا کی منہ چہین کا اوکان تو
 تیاں کی سری سیکہ گئی چال تو
 سکہ دور دل ہی پس خیال محال تو
 ای سب رنگ اور نہ ہر زوال تو
 دیکھو ہاری گل کی اگر سرخ گال تو
 پوشاک پنی کسے پھر تباہی لال تو
 ہر کیا گلیا لیکہ یہ مال وصال تو
 پور اگر ایک تو مر اجانی سوال تو
 شانی پکیوں چراغ کی کتابھی مال تو

تبریز و تبریزی

چون باریکی نایافته ای دل بیک
 که بیک جان کی قاتل بی تو زنی
 در دنیا چنانی نه که فریاد زنی
 در دنیا چنانی نه که فریاد زنی

بلکه با نوز زبان بی دست
 شسته بین دست پیوسته
 جگر بی خون و کرمی بی
 ای خون و کرمی بی خون

فن کرتا سے کیا سائہ مری لکھتا ہے کیا کیا
 ای شرم نہ دیکھ اوس بت عیار کا نام

<p>جسکا ہنس نہیں بیامین ہر بار رہی ہر طرح ساری سینوں میں حد رہی ہر طرح مجھ کو ہوا تھا اسی آزار رہی ہر طرح لڑ رہا میں جی کیسے کی فٹا رہی پھر خدا جانی دلا کیلئے سیرا رہی وہ سر پہ اس خسرو خوبان تری کھتا رہی وہ ہی یقین جھک کو کمین اور گر فٹا رہی وہ بولتا جوت نہیں باوق الا قرار رہی وہ کوئی سکھلا گیا کیا یا کر عیار رہی وہ حسن خوبی میں پڑا دھوکا دار رہی وہ عشق میں تیرے منہ موند دیا رہی وہ سب افزوں تو سمجھ یا کر عیار رہی وہ شہری چرخ نمی آنا ہی یہ بازار رہی وہ کوئی گدی کر عیسے ہی کر سار رہی وہ</p>	<p>جسکا ہنس نہیں بیامین ہر بار رہی ہر طرح ساری سینوں میں حد رہی ہر طرح مجھ کو ہوا تھا اسی آزار رہی ہر طرح لڑ رہا میں جی کیسے کی فٹا رہی پھر خدا جانی دلا کیلئے سیرا رہی وہ سر پہ اس خسرو خوبان تری کھتا رہی وہ ہی یقین جھک کو کمین اور گر فٹا رہی وہ بولتا جوت نہیں باوق الا قرار رہی وہ کوئی سکھلا گیا کیا یا کر عیار رہی وہ حسن خوبی میں پڑا دھوکا دار رہی وہ عشق میں تیرے منہ موند دیا رہی وہ سب افزوں تو سمجھ یا کر عیار رہی وہ شہری چرخ نمی آنا ہی یہ بازار رہی وہ کوئی گدی کر عیسے ہی کر سار رہی وہ</p>
--	--

ای ہنوتی ایام کی نیا نشانی
 ہون بیا زون کی لڑجی کس پر
 سب کی شہادت دوزخ کو پھینک
 ہون جہاں دوزخ کو پھینک

ای ہنوتی ایام کی نیا نشانی
 ہون بیا زون کی لڑجی کس پر
 سب کی شہادت دوزخ کو پھینک
 ہون جہاں دوزخ کو پھینک

[illegible]

شریک و زندان کی اگر سبک دینا
 پس سبک دینا کی اگر سبک دینا
 پس سبک دینا کی اگر سبک دینا
 پس سبک دینا کی اگر سبک دینا

اس سر جانی کی ہر طرف کی ہر دشت و دشتان میں ہر روز کی ہر کئی طرح کی ہر پہاڑ کی ہر جی جان ہر دروازوں میں ہر مشرق کی ہر کھاؤ کی ہر راستہ ہر گھر کی ہر	اسی ہی زبان کی ہر ہر آتی ہر ہر سسی کی ہر اندازہ داتی ہر آواز کی ہر جیتی ہر
---	---

تیرا ہر اک چیر کی اس کی ہر
 تقدیر جو ہر گھر کی ہر

عاشق شیدا کی ہر زلف سیہ چو کی ہر لہکی وہ دلدار کی ہر کیا جو مچی کتی ہر تانہ نامل کہی ہر حوتی اگر تم کی ہر تی نہ کہی کی ہر	اس رنج و مصیبت کی ہر عشاق میں شہر کی ہر اوس شوخ کی ہر عاشق جو ہر گلبرگ کی ہر ہر خوش کی ہر دل کی ہر
---	--

۷۵
 اسی ہی زبان کی ہر
 ہر آتی ہر ہر
 سسی کی ہر
 اندازہ داتی ہر
 آواز کی ہر
 جیتی ہر
 تیرا ہر اک چیر کی ہر
 تقدیر جو ہر گھر کی ہر

عاشق شیدا کی ہر
 زلف سیہ چو کی ہر
 لہکی وہ دلدار کی ہر
 کیا جو مچی کتی ہر
 تانہ نامل کہی ہر
 حوتی اگر تم کی ہر
 تی نہ کہی کی ہر

<p>یہ دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے کہ میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے اور میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے</p>	<p>یہ دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے کہ میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے اور میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے</p>	<p>یہ دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے کہ میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے اور میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے</p>
<p>اوس گمہ فی کوئی نلو اور رگائی ہو گئے کبھی ای بخت رسایون ہی سائی ہوگی خیر کو تونی مسی لب کی دکھائی ہوگی</p>	<p>و کیستی بین جوجی ہم تو بھستے ہی گاہ نور ل تا تیرو شکون کی کھل آتا ہی سب پینہ پسینہ بت بی درو کہ ہون سیرگیابی مری فخر و نین جوتا ریک جانا</p>	<p>یہ دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے کہ میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے اور میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے</p>
<p>جو مری بہنی اوٹھائی ہیں صنم سہلی ہی شرم لڑت وصل کسی نی نہ یہ پائے ہوگی</p>	<p>صلح غیر روک کر کی تو گزائی ہوگی چنر گیا ہی تری گیسوین لڑا مرا نکر و ن ت ہی کرا مارا سیکے جھکو ہر یکان دینا ہی کر گیا ابے شوبہ</p>	<p>یہ دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے کہ میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے اور میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے</p>
<p>اؤنی گہوگی مکدر تو صفائی ہوگی ناقیامت نہ کہی اکی رسائی ہو گئے یار کی گہو کی کسطح رسائی ہوگی یہ ادا یار کی ہی لٹی ہی بہائی ہو گئے کیا کر گیا کوئی کر موت نہائی ہو گئے بہشتی جب بہتوں میں قاتلے لگائی ہو گئے میں نہ آؤ کا جیران انکی رسائی ہو گئے جیسے گزرتی ہی میں برائی ہو گئے سیر مالون کی مگر طر اوڑائی ہو گیا</p>	<p>خون لاکو کا کیا ہو گیا ہی مجھ کو یقین ستیا ہی نخل جان میں قیسون کا گزر جستہ جبر و جفا چاہی ہی ہم پر کرے دل و فراوی سہل کی اوڑا جاتا ہی</p>	<p>یہ دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے کہ میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے اور میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے</p>

سب سے پہلے اس کو جاننا چاہیے کہ اس کا کیا حال ہے
 اور اس کے دل میں کیا ہے اور اس کے ہاں کیا ہے
 اور اس کے دل میں کیا ہے اور اس کے ہاں کیا ہے
 اور اس کے دل میں کیا ہے اور اس کے ہاں کیا ہے

اس شہری گشت حسن کا میں گشت شہر چھو بس آپ کی بکامین اندر بکین سے اک آفرین تو کیا کہوں جو آفرین سے سچی اجی نہیں ہی جو ملی ہیں سے حصہ ہی سہا کہی ہیں جین سے دواں جیکر نہیں تو آستین سے پیش نظر خیال ہی کا دور ہیں سے کہی ہو بہت بیان گو کہ گہن سے پہاڑی بجای تکیہ پہلو جین سے	رخسار کو جو بتری چو این چیا ہوا کیا اسکا غم نہیں ہر غیر و شکار ہوا جو کہ کام تھی کی ہیں ہو ہی ہیں ب کرتا ہوں کہ بیان میں غم خلا لیا نہ شکار اریان تری کس طرح ہی کہن ائی ہمارا جامہ در ہی بھی ضرور سے صورت کی طرح سے تو دیکھوں میں پکار پر دم رنگا نام نہارا ہی لب پر یان فرمائی تو آپ کی پہلو میں بچہ جان
--	---

اسی شہر گشتی دل پر تو اب نام بچتین اپنی حساب بس ہی خوش ہیں سے	جان سے بے بغیر کیا کیجے جو کہ غیروں کو پناہ کرنا ہو نام سے میر سے وہ تو ہی پزار جان نہار سے کو خود دین ہم مرنا
--	---

کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے

اسی وقت ہی یہ نام نہارا ہی
 اسی وقت ہی یہ نام نہارا ہی
 اسی وقت ہی یہ نام نہارا ہی
 اسی وقت ہی یہ نام نہارا ہی
 اسی وقت ہی یہ نام نہارا ہی
 اسی وقت ہی یہ نام نہارا ہی
 اسی وقت ہی یہ نام نہارا ہی
 اسی وقت ہی یہ نام نہارا ہی
 اسی وقت ہی یہ نام نہارا ہی
 اسی وقت ہی یہ نام نہارا ہی

کیمیا کی کتاب میں ہے کہ اگر کسی کو چاہے کہ وہ دنیا کی ہر شے سے غافل ہو جائے اور صرف اللہ کی یاد میں رہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کی ہر شے سے غافل کر دے گا اور اس کو اپنی رضا میں لے کر لے جائے گا۔
 اسی مطلب سے کہ اگر کسی کو چاہے کہ وہ دنیا کی ہر شے سے غافل ہو جائے اور صرف اللہ کی یاد میں رہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کی ہر شے سے غافل کر دے گا اور اس کو اپنی رضا میں لے کر لے جائے گا۔

خدا کی واسطی آپ کو دے گا کہانی ہے
 جہان فانی ہی ہر کہ کو موت آتی ہے
 نیاز آج سیلان کی چنے مانی ہے
 تہیں تبا و دیان کوں و سکانی ہے
 یہی تو بات بھی خوش سی چپانی ہے
 ابھی تو عشق میری گنت بڑی اودھانی ہے
 جھائیں ہم سپین غیر و نہ مہربانی ہے
 ضعیف ایسا ہوا ہوں یہ ناتوانی ہے
 کہ پردہ و در کو لازم صداستانی ہے
 سری اور او کی صحبت کی اک کمانی ہے
 ابھی تو او کی سر گئے گفتگو زبانی ہے
 کہ فطاعت ہے اور رنگ عطرانی ہے
 تمہاری واسطی تزیینے جاہرانی ہے
 اسی چاہ میں کہ و زبان جانی ہے
 برات شہدین عیش جاودانی ہے

تری فوق میں تڑا ہوں جلد اوت
 جنازہ دیکھ کر نہ شاد ہو قاتل
 فراق جانی میرے ہوا کس پر کیا وصل
 بنہر جان ہی نہ کیوں کر سوخت شہید یار
 خبر نہ مری الفت کی اک ذرا ہو سکو
 بس اتنی ہی میں تو کہ گریہ کی ہوں دل
 تھکت اور وہ کہہ کر تباہی چہرہ جو رسم
 اودھانوں تاکہ دل کیا کر دھندلے کتا
 کسی یہ کوئی خوشی کی وجہ در پردہ
 خدا ہی جانی ہوئی اوس گسٹ لخت
 مرآت ادنیٰ کا جب ہوگی خطہ خست
 عجیب نہیں جو نہیں دیکھ کر چہ کو
 میں اک فقیر ہوں کل سیاہ کافی تھا
 ہو ابھی چاہ زخم آنکھ عشق ہی کو
 زہی نصیب ہم ہو چکین کر لایا ہی

کیمیا کی کتاب میں ہے کہ اگر کسی کو چاہے کہ وہ دنیا کی ہر شے سے غافل ہو جائے اور صرف اللہ کی یاد میں رہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کی ہر شے سے غافل کر دے گا اور اس کو اپنی رضا میں لے کر لے جائے گا۔
 اسی مطلب سے کہ اگر کسی کو چاہے کہ وہ دنیا کی ہر شے سے غافل ہو جائے اور صرف اللہ کی یاد میں رہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کی ہر شے سے غافل کر دے گا اور اس کو اپنی رضا میں لے کر لے جائے گا۔

کیمیا کی کتاب میں ہے کہ اگر کسی کو چاہے کہ وہ دنیا کی ہر شے سے غافل ہو جائے اور صرف اللہ کی یاد میں رہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کی ہر شے سے غافل کر دے گا اور اس کو اپنی رضا میں لے کر لے جائے گا۔
 اسی مطلب سے کہ اگر کسی کو چاہے کہ وہ دنیا کی ہر شے سے غافل ہو جائے اور صرف اللہ کی یاد میں رہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کی ہر شے سے غافل کر دے گا اور اس کو اپنی رضا میں لے کر لے جائے گا۔

کیمیا کی کتاب میں ہے کہ اگر کسی کو چاہے کہ وہ دنیا کی ہر شے سے غافل ہو جائے اور صرف اللہ کی یاد میں رہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کی ہر شے سے غافل کر دے گا اور اس کو اپنی رضا میں لے کر لے جائے گا۔
 اسی مطلب سے کہ اگر کسی کو چاہے کہ وہ دنیا کی ہر شے سے غافل ہو جائے اور صرف اللہ کی یاد میں رہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کی ہر شے سے غافل کر دے گا اور اس کو اپنی رضا میں لے کر لے جائے گا۔

یوسف ای و کعبت چاه نہ ایسی کو دلا کر دیا اور کسی محبت کی توید نام ہے

شہرم پیغام زبانی سے پہلا شاد ہوں کیا
اوسنی بھیجا دیکھی وصل کا پیغام مجھے

ایک کھینچتے تھے یہی سبب تھی کہ قاتل
 چستاری ہی ثابت تھی وہ ستیا رہو
 دیکھا کہ گرس ہوا کہ ہمارا ہو
 پاس بیٹھتی تھے ہم مری نیرا ہو
 اب وہ اگلی تری کیا قول دروازہ ہو
 ایک ہر جانی کی وارفتہ رفتار ہو
 مشک نانی سی فروغی از بار ہو
 ہم بھی مری کی طرح طالب دیدار ہو
 میں گدہ بار ہوا تم جو شکر بار ہو
 پھول گلزار کی آگاہوں میں مرزا ہو
 میں تو کیا حضرت کو بتائی جریاں ہو
 دل میں کیا سوئے تھی کون ایسا جو

[illegible]

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

در کا او کی اول آنکه در جانی د
 بهی بیهوش و در عشق نگر جانی د
 این باغین بر گزیند با تو کا کعبه
 تا به آتش کس که تو آب فی لقا خن جگر
 کما او است کوئی در پرتو کمر جانی د
 می بینی من کس زنی که تا تهاوه
 کمال کمال تا به جلوه کعبه پستی
 کس زنی که تا به کس که تو ان تر می
 کس که تو کس که تو کس که تو کس که تو
 دل لگانی مین نین که کسی می شرم
 و کس که تو کس که تو کس که تو کس که تو
 بات جاکوئی که می بینی و بی شرم
 بی خطه اتی تناسل ن بخور که
 سانی او کی به یک طاقی بین آنکه تو
 سچ بتا کس که تو کس که تو کس که تو
 دل لگانی مین نین که کسی می شرم
 و کس که تو کس که تو کس که تو کس که تو
 بات جاکوئی که می بینی و بی شرم
 بی خطه اتی تناسل ن بخور که
 سانی او کی به یک طاقی بین آنکه تو
 سچ بتا کس که تو کس که تو کس که تو

[illegible]

رازِ حقیقہ کا یہ چھوٹا نسخہ ہے
 جو ہر مہربان کا دل میں رہتا ہے
 جو ہر عاشق کی زبان سے نکلتا ہے
 جو ہر مومن کی فکر میں رہتا ہے

لکھا تھا کہ اگر تیرے ہر ایک کلمہ تجھے رہیں صاف بزرگ سا غریبے ایتھو سا قے سینے مصحف رخ کا ہوں بیمار ماسین فی کہی اک برسہ زلف ہی ہوش سے فرصت ہوش آج سچائی دکھانی ہے جو منظور گلہ جی نہیں اس سے چہا رہا جان اپنی میں اوپر ہی رہا دن تو رنج و غم سی جھوٹ جاوے ماسیہ سی اک دن میں فی جا کر ہو لا تو نہیں بچھے کا زہر سا	کہیں قاعدہ نہ خطیر اگر اوسے اگر تو خاک میں جگو ملا دے ہمارے لب ہی لب جلدی ملا دے کوئی قرآن کے جگو ہوا دے لگا کہنے بچھے میری بلا دے اگر تو مصحف رخ کی ہوا دے میری لاشی کو اک ٹھوکر لگا دے تو سب بائین دلا اوسکی ہوا دے میری دیر کو گر گئے ملا دے پیادہ زہر کا کوئی پلا دے مرض ہی عشق کا محکود وادے شفا تجھ کو مگر مشکل دے
---	---

تھی شرم و حیا جسطح ہے شرم اوسے ایسی خدا شرم و حیا دے	لکھا کہ جرات کی اوسے دل کی لہری کی گہات کی اوسے
---	--

ہون وہ کران کہ خدا اوس کی تار
 دیکھو کہ کتری دیوانہ کی تار
 دیکھو کہ کتری دیوانہ کی تار
 دیکھو کہ کتری دیوانہ کی تار

۱۳

کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 طایفه شریفی مبارک بود
 دست تقدیر مبارک بود
 فتنه پیشانی خوش خلق مبارک بود
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 طایفه شریفی مبارک بود
 دست تقدیر مبارک بود
 فتنه پیشانی خوش خلق مبارک بود

باد و عشق سی سبزه رها کر کی بین
 دیکھ دی بی جوری چشم عمار سیب
 در خیال خزه یار سی دل رویا لعل
 تیر را راسی که گوی کوسه ناز سیب
 گماوسی تیغ محبت کی گئی جان آفر
 دلچ کما یا تھا عجیب زخم یہ کلر سیب

بحر وصل نہ اسے شرم نمودار ہوئی
 کی شب بحر بہت گریہ روز آزی بہت

اب چا تہ آج ہی مبارک سیوے
 تپ فرقت ہی خمین الی ہر ادب کو
 حکم خاق سی سیحانی تری مروان
 شکر کیون کر نکون بین کہ مرا حق
 فصل ہی حق کی گئی مہم جو ہر جا
 بافت غیب نے آنکھ مری بانی کے
 ستار قب پہلی تو مشر و حکیم حاذق
 اکی چہر شہرین اوس کو نہ گم گشتہ
 سرزمین ہند کی رشک فلک چارم ہے
 کیون نہ دوست غدا اوس کو کہو خاک
 دن یہ خالق فی دیکھایا مبارک ہو
 خیریت جمل پلا یا ہی مبارک ہو
 نہ ظم کے پلا یا ہی مبارک ہو
 شہرین جلالی دلا یا ہی مبارک ہو
 ہر جمل بیازی مبارک ہو
 شہرہ دیگر یہ سنایا ہی مبارک ہو
 زار اب شہر کا کیا ہی مبارک ہو
 شہر کھان کو کیا ہی مبارک ہو
 چرخ سی ہرادر آج ہی مبارک ہو
 اوس غافلانی سی لایا ہی مبارک ہو

کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 طایفه شریفی مبارک بود
 دست تقدیر مبارک بود
 فتنه پیشانی خوش خلق مبارک بود
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 طایفه شریفی مبارک بود
 دست تقدیر مبارک بود
 فتنه پیشانی خوش خلق مبارک بود

کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 طایفه شریفی مبارک بود
 دست تقدیر مبارک بود
 فتنه پیشانی خوش خلق مبارک بود
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 طایفه شریفی مبارک بود
 دست تقدیر مبارک بود
 فتنه پیشانی خوش خلق مبارک بود

کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 طایفه شریفی مبارک بود
 دست تقدیر مبارک بود
 فتنه پیشانی خوش خلق مبارک بود
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 طایفه شریفی مبارک بود
 دست تقدیر مبارک بود
 فتنه پیشانی خوش خلق مبارک بود

ش ۲۲ د

۸۹۱۵۳۱

This book is due on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.
